عورت کی آواز سننے کا حکم:

سوال: کیا چینل اسلام سننے کی ترغیب دینا چاہئے یا نہیں ؟ کیا عورت کی آواز ستر میں داخل ہے یا نہیں؟ کیا عورت کسی اجنبی شخص کے ساتھ بات کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: عورت کی آواز کا دارو مدار خوفِ فتنہ پر ہے اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو محض آواز سننے میں چنداں حرج نہیں ہے جب کہ آواز میں لچک نہ ہو، عام لہجہ میں بات کرے، ہاں اگر فتنہ کا اندیشہ ہے تو سننا جائز نہیں ہے، البتہ چونکہ فی زماننا فتنہ فساد لوگوں پر غالب ہے اس لیے بلا ضرورت اجنبیہ کی آواز سننے سے احتراز کرنا چاہئے۔ اگرچہ اصح قول کے مطابق عورت کی آواز ستر میں داخل نہیں ہے۔ ہاں ضروری بات چیت کی اجازت ہے۔

ملاحظہ ہو فتاوی الشامی میں ہے:

قوله وصوتها يعني أنه ليس بعورة قوله على الراجح عبارة البحر عن الحلية أنه الأشبه وفي النهر هو الذى ينبغي اعتماده ومقابله ما في النوازل نغمة المرأة عورة وتعلمها القرآن من المرأة أحب قال عليه الصلاة والسلام: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء فلا يحسن أن يسمعها الرجل، وفي الكافي: ولا تلبي جهراً لأن صوتها عورة ومشى عليه في المحيط في

Scanned by CamScanner

بـاب الأذان ، بحر، قال في الفتح وعلى هذا لو قيل: إذا جهرت بالقراء ة في الصلاة فسدت كـان متـجهـاً ولهـذا منعها عليه الصلاة و السلام من التسبيح بالصوت لإعلام الإمام بسهوه إلى التصفيق .

أقره البرهان الحلبي في شرح المنية الكبير وكذا في الإمداد ثم نقل عن خط العلامة الـمـقدسي ذكر الإمام أبو العباس القرطبي في كتابه في السماع ولا يظن من لا فطنة عنده إنا إذا قلنا صوت المرأة عورة إنا نريد بذلك كلامها لأن ذلك ليس بصحيح فإنا نجيز الكلام من النساء للأجانب ومحاورتهن عند الحاجة إلى ذلك ولا نجيز لهن رفع أصواتهن ولاتمطيطها ولا تليينها وتقطيعها لما في ذلك من استمالة الرجال إليهن وتحريك الشهوات منهم ومن هذا لم يجز أن تؤذن المرأة ، قلت: و يشير إلى هذا تعبير النوازل **بالنغمة** . (فتاوى الشامي: ١/٤٠٦، مطلب في سترالعورة، سعيد). **وينظر** : (فتاوى الشامي:٦/٣٦٩،سيعد).

احکام القرآن میں حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ فرماتے ہیں:

حكم صوت المرأة : وقع الخلاف في صوت المرأة ، أنه من العورة فلا يجوز أن تتكلم بحيث يسمعها الأجانب ، أو ليس بعورة فيرخص لها في التكلم ، والحق الحقيق عند أرباب التحقيق ، و هو أن صوت المرأة ليس بعورة في نفسه إلا أنه قد يكون سبباً للفتنة ، فكان من القسم الثاني من سد الذرائع ، فدار حكمه على الفتنة وعدمها فحيث خيفت الفتنة حرام إبدائه وحيث لا ، فلا ، كيف وقد حرم الله سبحانه وتعالىٰ إظهار صوت الخلخال وأمثاله فقال: ولايضربن بأرجلهن ، لمظنة الفتنة فكيف يجوز إظهار صوت نفسها مطلقاً ؟

(احكام القرآن : ٣/٤٨٢ ،ط: ادارة القرآن).

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

نامحرم سے بات کرنے کی اگر ضرورت پیش آئے تو عورت کو چاہئے کہ ایسے انداز سے بات کرے کہ نامحرم کو اس کی طرف کشش نہ ہو، زبان میں لوچ نہ ہو بلکہ ایک طرح کا اکھڑ پن اور درشتی ہو۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ٨/ ٦٨، طبع جدید)۔

معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں:

Scanned by CamScanner

uziftaa@gm

کیاعورت کی آواز فی نفسہ ستر میں داخل ہےاور غیر محرم کوآواز سنانا جائز ہے؟اس معاملہ میں حضراتِ ائمہ کا اختلاف ہے،امام شافعیؒ کی کتب میں عورت کی آواز کوستر میں داخل نہیں کیا گیا ،حنفیہ کے نزدیک بھی مختلف اقوال ہیں،ابن ہمامؒ نے نوازل کی روایت کی بناپر ستر میں داخل قرار دیا ہے،اسی لیے حنفیہ کے نزدیک عورت کی اذان مکروہ ہےلیکن حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ازواجِ مطہرات نزولِ حجاب کے بعدبھی پس پردہ غیرمحارم سے بات کرتی تھیں اس مجموعہ سے راجح اور صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس موقع اور جس محل عورت کی آواز سے فتنہ پیدا ہونیکا خطرہ ہووہاں ممنوع ہے جہاں یہ نہ ہوجائز ہے(جصاص)اوراحتیاط اسی میں ہے کہ بلاضرورت عورتیں پس پردہ بھی غیرمحرموں سے گفتگونہ کریں۔واللہ اعلم۔(معارف القرآن:۶/۴۰۶،و۷/۱۲۳،ادارۃ المعارف)۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

عورت کا مجمع میں تقریر کرنے کا حکم:

سوال: کیاعورت پردہ کی رعایت کےساتھ مردوں کےمجمع میں تقریر کرسکتی ہے؟

الجواب: مذکورہ بالاتفصیلی فتوی میں یہ بات وضاحت کے ساتھ مذکورہوئی کہ اصح قول کے مطابق عورت کی آوازستر میں داخل نہیں ہےلیکن خوفِ فتنہ ہوتواظہار سے روکا جائے گا،چونکہ مردوں کے مجمع میں فتنہ کا اندیشہ ہےلہذا مردوں کے مجمع میں تقریرنہیں کرنی چاہئے،ہاں خاص عورتوں کا مجمع ہوتو وعظ ونصیحت کی اجازت ہے۔

قال في مجمع الأنهر: إن المرأة إن رفعت صوتها فقد باشرت منكراً ؛ لأن صوتها عورة...أقول: وفيه كلام ؛ لأن صوتها مطلقاً ليس بعورة ، وإلا يستلزم أن يكره تكلمها مع الأجنبي وليس كذلك ، بل يكره رفع صوتها. (مجمع الانهر، باب الاذان).

قال فی حاشية البحر الرائق: إنا إذا قلنا صوت المرأة عورة انا نريد بذلک کلامها؛ لأن ذلک ليس بصحيح فإنا نجيز الكلام مع النساء الأجانب ومحاورتهن عند الحاجة إلى ذلک ولا نجيز لهن رفع أصواتهن ولا تمطيطها ولا تليينها وتقطيعها لما في ذلک من استمالة الرجال إليهن وتحريک الشهوات منهم ومن هذا لم يجز أن تؤذن المرأة. (منحة الخالق:۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة، كوئته). **وينظر**: (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص۲۴۲، و۵۴۰، ط: قديمی، والبحرالرائق: ۱/۲۷۰،ط: كوئته).

Scanned by CamScanner

iftaa@

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ نے مردوں کے مجمع میں بھی تقریر کی اجازت دی ہے۔

ملاحظہ ہو کفایت المفتی میں ہے:

شریعتِ مقدسہ اسلامیہ عورتوں کو کسی اسلامی خدمات سے جوان کے لائق ہو منع نہیں کرتی پردہ کی محافظت کے ساتھ عورت مردوں کے مجمع میں تقریر کر سکتی ہے۔ (کفایت المفتی: ۲/ ۶۹، ط: دار الاشاعت، کراچی)۔

لیکن حضرت مفتی صاحبؒ کے زمانہ میں شرم وحیا غالب ہوگی، فی زمانا لوگ جانتے ہی نہیں کہ شرم وحیا کیا چیز ہے۔ بلکہ عریانی اور فحاشی کا سیلاب موجزن ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

نامحرموں کے سامنے بے پردہ تقریر کرنا جائز نہیں، حرام ہے، اور بوقتِ ضرورت پردے کے ساتھ گفتگو جائز ہے، مگر لب ولہجے میں سختی و درشتی ہونی چاہئے، جس سے دوسرے آدمی کو عورت کی طرف کشش پیدا نہ ہو۔ آج کل جلسوں میں خواتین وحضرات کا مشترکہ خطاب ہوتا ہے، یہ جاہلیتِ جدیدہ کی بدعتِ سیئہ ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۸/ ۹۲، طبع جدید)۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

سوال: اگر مقرر عورت برقع اوڑھ کر مردوں کے مجمع میں تقریر کرے تو کیسا ہے؟

الجواب: عورت کا مردوں کے ساتھ مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بھی علمائے کرام نے ممنوع لکھا ہے، خواہ برقع اوڑھ کر جائے یا بلا برقع اوڑھے، کیونکہ اس میں بہت مفاسد اور فتن ہیں، لہذا عورت کا مردوں کے مجمع میں جا کر تقریر کرنا بھی (بلا شدید ضرورت) منع ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۱۹۴، جامعہ فاروقیہ)۔

دوسری جگہ مرقوم ہے:

اگر صرف مستورات کا مجمع ہو اور آواز نامحرموں تک نہ پہونچے تو عورت کا وعظ کہنا اور اپنی بات بتانا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۱۹۶، جامعہ فاروقیہ)۔ واللہ ﷻ اعلم۔

فتاوی دارالعلوم زکریا 7/225

مرتب ✏️ مفتی عرفان اللہ درویش ھنگو

WhatsApp: +92-03359954788
Facebook: https://www.facebook.com/Majlisulftawa
Telegram: https://t.me/Majlisulftawa

Scanned by CamScanner